ٹیلیفون نمبر ۳۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۵

جلد ۳۵ | ۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۶ ہش | ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۵ فروری ۱۹۴۷ء | نمبر ۳۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل سے کچھ افاقہ معلوم ہو رہا تھا۔ لیکن آج پھر گھٹنے میں درد شروع ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار سر درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آج صبح حاجی محمد بخش صاحب جہلمی کا جنازہ حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب نے مہمانخانہ میں پڑھایا۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے

آج تیس سال ہوئے کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ بالا زبردست اور پُرعزیمت الفاظ کو اپنے ایک اعلان کے زیب عنوان کیا تھا۔ اس بات کو تیس سال یعنی ایک ثلث صدی ہو چکی ہے۔ اس وقت بعض ناواقف دوستوں نے اس عنوان کو دیکھ کر اور اس عبارت کو پڑھ کر جس میں یہ اعلان تحریر ہوا تھا۔ محض ہنس دیا ہوگا۔ اور دل میں ہی نہیں بلکہ کھلم کھلا اپنے ہمرازوں اور اپنے ہمخیالوں سے کہا ہوگا۔ کہ یہ کل کا بچہ کیسی باتیں کرتا ہے۔ کیا یہ کبھی ممکن ہے۔ کہ جو کچھ اس اعلان میں کہا گیا ہے۔ وہ عین خدا کی مرضی کے مطابق کہا گیا ہے۔ اور وہی ہوگا۔ جس کی امیدیں باندھی گئی ہیں۔ بلکہ ہم تو یہاں تک بھی کہنے کو تیار ہیں۔ کہ اس وقت بعض دوستوں نے غصہ میں نہائت غیر مہذب سے غیر مہذب الفاظ بھی استعمال کئے ہونگے۔ اور ٹھٹھا بھی اڑایا ہوگا۔ پھبتیاں بھی کسی ہونگی۔ اور متکبرانہ کلمات بھی استعمال کئے ہونگے۔ لیکن ان بے خبروں اور نادانوں کو کیا معلوم تھا۔ کہ یہ اعلان جیسا کہ اس کا عنوان ہی پکار پکار کر بتا رہا ہے ایک ایسے فولادی ارادے اور چٹانی عزم کی طاقت اپنے پیچھے رکھتا ہے

کہ جو خدا کے حکم سے اور اس کے فضل اور رحم کے ساتھ اٹل ہی نہیں۔ بلکہ اس کا حرف حرف اسی طرح پورا ہو کر رہے گا۔ جس طرح کسی اولوالعزم پیغمبر خدا کی بتائی ہوئی پیشگوئیاں۔ آج تیس سال کے بعد جب ہم اس اعلان کو پڑھتے ہیں۔ تو نہ صرف یہ دیکھتے ہیں۔ کہ مقام خلافت کے متعلق جو نکات اور بین دلائل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس وقت فرمائے تھے جبکہ ابھی ابھی مخلصین جماعت نے آپ کو خلیفۃ المسیح الثانی منتخب کیا تھا۔ اور مخالفین آپ کو اپنے زعم میں محض ایک "بچہ" سمجھتے تھے۔ وہ اتنے بلیغ اور بنیادی ہیں۔ کہ کوئی شخص جو ذرا بھی علوم قرآن و حدیث سے واقفیت رکھتا ہو۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس اعلان ہی سے حضور کے عزم بالجزم اور ان ٹھوس بنیادوں کا اندازہ لگا سکتا تھا۔ جس پر انبیا کی خلافت کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ بلکہ یہ بات بھی آج اظہر من الشمس ہو چکی ہے۔ کہ جو کچھ حضور نے اس وقت اپنی کامیابی کے متعلق دیکھا تھا۔ وہ بالکل صحیح تھا۔ اور ہر بات لفظ بہ لفظ اسی طرح پوری ہو رہی ہے۔ جس طرح حضور نے بیان فرمایا۔ ہم اس حقیقت افروز اعلان کو کسی بڑی سے بڑی دنیاوی حکومت کے اعلان سے بھی

کہیں زیادہ وسیع اور قابل اعتبار سمجھتے ہیں کیونکہ یہ اعلان جسمانی نہیں۔ بلکہ روحانی سلطنت کے حاکم اعلےٰ کا اعلان ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کے حقیقی خلیفہ کا اعلان ہے کیونکہ جیسا کہ حضور نے شروع ہی میں فرمایا ہے۔

"خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے۔ کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہے"۔

یہ کسی خود ساختہ امیر جماعت کا اعلان نہیں ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی صریح پیشگوئی موجود ہے۔ کہ "آخری ایام" میں دوبارہ خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم کی جائے گی۔ اس پیشگوئی سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آخری زمانہ کا مامور یعنی حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو جری اللہ فی حلل الانبیاء کے مصداق تھے۔ وہی دوبارہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کا آغاز کرینگے اور یقیناً یہ خلافت تا قیامت جاری رہنے والی خلافت ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ ہم اس ایمان افروز اعلان سے چند اقتباسات یہاں درج کرتے ہیں۔ تاکہ زمانہ دیکھ لے۔ کہ ایک خدا کے بندے نے تیس سال پہلے جو کہا تھا۔ وہ کس طرح آج لفظ بہ لفظ پورا ہو رہا ہے فرمایا ہے۔

"وہ لوگ جو میری مخالفت کرتے ہیں۔ یا اب تک بیعت میں داخل نہیں ہوئے۔ آخر کیا چاہتے ہیں۔ کیا وہ چاہتے ہیں کہ آزاد رہیں۔ مگر وہ یاد رکھیں۔ کہ ان کا ایسا کرنا اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے مترادف ہوگا"۔

وہ لوگ جنہوں نے آزادی چاہی۔ انہوں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ حضور نے اس وقت جو کچھ فرمایا تھا۔ وہ صحیح تھا۔ آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بہتوں کو بیعت کرتے ہی بنی۔ اور باقیوں کا جو حال ہے وہ دنیا کو معلوم ہے۔

پھر حضور نے فرمایا:۔

"خدا چاہتا ہے کہ جماعت کا اتحاد میرے ہی ہاتھ پر ہو"۔

کیا یہ الفاظ "الہامی کلام" سے کسی درجہ کم ہیں۔ کیا دوست اور کیا دشمن سب کیا آج اس بات کو صاف لفظوں میں تسلیم نہیں کرتے۔ کہ قادیان والوں کی تنظیم عدیم المثال اور لاثانی ہے۔ اور کیا مخالفین بھی نہیں کہتے۔ کہ دنیائے اسلام تو کیا تمام دنیا میں کوئی مذہبی جماعت اس بارے میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی؟

آخر میں ہم ایک اور اقتباس اسی اعلان سے درج کرتے ہیں۔ اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔ ساری دنیا نے دیکھ لیا ہے۔ کہ کس طرح یہ باتیں لفظ بہ لفظ پوری ہو رہی ہیں فھو ھذا

"خدا تعالےٰ نے جو بوجھ مجھ پر رکھا ہے وہ بہت بڑا ہے۔ اور اگر اسی کی مدد میرے شامل حال نہ ہو۔ تو میں کچھ

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

بھی نہیں کرسکتا۔ لیکن مجھے اس پاک ذات پر یقین ہے کہ وہ ضرور میری مدد کرے گی۔ میرا فرض ہے کہ جماعت کو متحد رکھوں۔ اور انہیں متفرق نہ ہونے دوں۔ اس لئے ہر ایک مشکل کا مقابلہ کرنا میرا کام ہے۔ اور انشاءاللہ آسمان سے میری مدد ہوگی۔ میں اس اعلان کے ذریعہ ہر ایک شخص پر جو اب تک بیعت میں داخل نہیں ہوا۔ یا بیعت کے عہد میں متردد ہے حجت پوری کرتا ہوں اور خدا کے حضور میں اب مجھ پر کوئی الزام نہیں۔ خدا کرے میرے ہاتھ سے یہ فساد فرو ہو جائے۔ اور یہ فتنہ کی آگ بجھ جائے۔ تاکہ وہ عظیم الشان کام جو خلیفہ کا فرض اول ہے۔ یعنی کل دنیا میں اپنے مطاع کی صداقت کو پہنچانا میں اسکی طرف پوری توجہ کرسکوں کاش میں اپنی موت سے پہلے دنیا کے دور دراز علاقوں میں صداقت احمدیہ روشن دیکھ لوں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے

امانت داران دفتر محاسب

مجلس مشاورت ۱۹۴۶ء میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے زر امانت ذاتی کے متعلق مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا۔ جو احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

"بعض دوست سمجھتے ہیں۔ کہ جو رقوم وہ دفتر محاسب میں امانت ذاتی کی مد کے ماتحت جمع کراتے ہیں۔ اس پر زکوٰۃ ادا کرنا ان کے لئے ضروری نہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط بات ہے۔ امانت ذاتی کی رقوم پر بھی شریعت کے احکام کے مطابق زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص یہ لکھ دے۔ کہ میں یہ روپیہ سلسلہ کو قرض دیتا ہوں۔ اور جب واپس لینا ہوگا۔ تین ماہ کا نوٹس دیکر واپس لوں گا۔ تو ایسے شخص کی رقم پر زکوٰۃ عائد نہیں ہوگی۔ کیونکہ قرض دیئے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ لیکن جو شخص سلسلہ سے اس قسم کا کوئی معاہدہ نہیں کرتا۔ اور جب اس کا جی چاہے۔ اپنا روپیہ خزانہ سے برآمد کرا لیتا ہے۔ وہ قرض نہیں دیتا بلکہ امانت رکھتا ہے۔ اور امانت زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ اس روپیہ کی زکوٰۃ ادا کرنا اس پر لازمی ہوگا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس زیادہ روپیہ ہو۔ تو وہ ایک حصہ کے متعلق سلسلہ کو یہ لکھ کر دیدے کہ اتنا روپیہ میں تین ماہ کا نوٹس دیئے بغیر نہیں نکلواؤنگا۔ اگر وہ ایسا لکھ کر دے۔ تو اس کے روپیہ کا اتنا حصہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہو جائیگا۔ اور صرف اس حصہ پر زکوٰۃ کا حکم جاری ہوگا۔ جس کے متعلق اس نے کوئی ایسا معاہدہ نہیں کیا۔ اور جس کے متعلق اسے اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ جب چاہے اپنا روپیہ خزانہ سے برآمد کرالے۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس غلط فہمی کو دور کردیں۔ امانت ذاتی پر بھی زکوٰۃ کا ادا کرنا ان کے لئے ضروری ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی شخص اپنے سارے روپیہ یا روپیہ کے ایک حصہ کے متعلق دفتر کو لکھ کر دیدے۔ کہ میں یہ روپیہ بطور قرض دیتا ہوں۔ اور اس کے واپس لینے سے تین ماہ پہلے مرکز کو اطلاع دوں گا۔ اگر وہ سارے روپیہ کے متعلق ایسا معاہدہ کرے گا۔ تو اس پر اس سارے روپیہ کی کوئی زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ جو اسکی طرف سے صدر انجمن احمدیہ کو ملے گا۔ اور اگر وہ ایک حصہ کے متعلق ایسا معاہدہ کریگا۔ تو اس کا معین کردہ حصہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہو جائیگا۔ لیکن باقی حصہ پر شرعی احکام کے مطابق زکوٰۃ ادا کرنا اس کے لئے ضروری ہوگا۔" (ناظر بیت المال)

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

قادیان ۱۳ر ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ وہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے فوراً اپنے وعدے بھجوا دیں۔ حضور نے فرمایا کہ وعدہ کرنے کی آخری تاریخ یعنی ۱۰ر فروری بالکل قریب آگئی ہے۔ لیکن ابھی تک وعدوں کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ احباب کو فوراً توجہ کرنی چاہیئے۔ اور نمایاں اضافہ کے ساتھ اپنے وعدے بھیجنے چاہئیں۔ احباب ۱۰ر فروری کو یاد رکھیں۔

پنجاب کے منظور شدہ سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں اور منیجروں کی خدمت میں

جناب من پنجاب کے منظور شدہ سکولوں کی صوبائی ایسوسی ایشن کا دوسرا اجلاس ہندوستان کے ماہرین تعلیم اور محکمہ تعلیم کے ذمہ دار افسروں کی شمولیت متوقع ہے۔ پنجاب کے موجودہ تعلیمی سسٹم میں جس قدر اصلاح کی گنجائش ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ کانفرنس ہذا میں تعلیم اور تعلیمی اداروں کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے سوال پر غور کیا جائیگا اس لئے آپ ایسے ذمہ وار اور تجربہ کار اصحاب کی شمولیت ضروری ہے۔ لہذا ملتمس ہوں۔ کہ آپ اس اہم اجلاس میں شامل ہوکر ممنون فرمائیں۔ اور قادیان میں اپنے ورود کے وقت و تاریخ سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ میں آپ کے طعام و قیام کے متعلق انتظام کرسکوں۔ میرے لئے آسانی رہے گی۔ اگر آپ ساتھ ہی یہ ہدایت فرمائیں۔ کہ آپ کو کن اشیاء کے کھانے سے پرہیز ہے۔ پروگرام حسب ذیل ہوگا:۔

۲۸ر فروری ۱۹۴۷ء

آمد نمائندگان	۲ بجے بعد دوپہر۔
چائے	۴ " " "
اجلاس عام	۵ " " "

یکم مارچ ۱۹۴۷ء

ناشتہ	۸ بجے صبح
اجلاس سب کمیٹی ہائے	۸½ " سے دس بجے تک
ہیڈ ماسٹرز میٹنگ	۱۰ " " ۱۲ " " "
کھانا	ایک بجے دن
اجلاس سب جیکٹ کمیٹی	۲ تا ۴ بجے بعد دوپہر
ایٹ ہوم	۴½ بجے شام
اجلاس عام	۵ تا ۸ بجے شام

۲ر مارچ ۱۹۴۷ء

ناشتہ	۸ بجے صبح
اجلاس عام	۹ بجے صبح سے ایک بجے بعد دوپہر تک
کھانا	ایک بجے

نمائندگان پونے تین بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے واپس جا سکتے ہیں۔

د سید محمود اللہ شاہ صدر استقبالیہ کمیٹی پنجاب پراونشل منظور شدہ سکولز کی ایسوسی ایشن قادیان

اپنی خوشنودی کی دولت دیدے

اے خدا مجھ کو وہ قوت دیدے
اے مری تاب و تواں کے مالک
میں ترا کام کروں تو خوش ہو
اس ضعیفی میں جواں ہمت ہوں
میں بنوں دین کا سچا خادم
خدمت حق پہ کمربستہ رہوں
تیری نظروں میں بنوں میں اتقی
جو مجھے حسن اطاعت دیدے
مجھ کو اسی درجہ کی طاقت دیدے
اپنی خوشنودی کی دولت دیدے
صبر و تسلیم کی ہمت دیدے
جس سے تو خوش ہو وہ خدمت دیدے
اے شفا بخش وہ صحت دیدے
ایسی توفیق و کرامت دیدے
یہ رہے تیری قضا پر راضی
اپنے گوھر کو یہ خدمت دیدے

مکرم چودھری غلام مرتضیٰ صاحب کی بمبئی سے روانگی

بمبئی سے روانگی کے بعد وہ بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں کہ میں بخیریت جہاز پر سوار ہوکر آپ کو ۹ بجے یہ خط لکھ رہا ہوں۔ ہمارا جہاز ۱۰ بجے روانہ ہوگا۔ دعا

ضروری تصحیح

۱۲ر جنوری کے پرچہ میں صفحہ ۲ پر یہ آیت وکذالک جعلنکم امۃ وسطاً ... الخ غلط چھپ گئی ہے۔ درست یوں ہے وکذالک جعلنکم امۃ وسطاً لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

حقیقی ایمان یہ ہے۔ کہ جب کبھی خدا کی آواز تمہارے کانوں میں پڑے تمہارا سر اسی جگہ جھک جائے

وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ فروری ہے مگر وعدہ کرنے میں آخری آدمی مت بنو

(۱) "بلاشک و شبہ تحریک جدید کا جہاد طوعی اور اپنی مرضی و خوشی کا جہاد ہے۔ اس میں اصرار کا سوال نہیں۔ مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہ ہوگا۔ کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے۔ وہ مرنے سے پہلے یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔ پس میں سمجھتا ہوں۔ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایک ذرہ بھر بھی ایمان رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا۔ اس کا ایمان کھویا جائے گا مگر اسے طوعی کہنا تو الگ رہا۔ اگر لوگ اس کے رستے میں بھی روک بن کر کھڑے ہو جائیں۔ تب بھی وہ شخص رستہ نکال کر ضرور اس میں حصہ لے گا۔ کیونکہ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی جو محبت پائی جاتی ہوگی۔ اس محبت کی وجہ سے کوئی چیز اس کو اسلام کی خدمت کا کام کرنے سے روک نہیں سکے گی۔"

(۲) "میں سمجھتا ہوں۔ کہ تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے۔ جن میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اسی طرح مستحق ہونگے جس طرح بدر کی جنگ میں حصہ لینے والے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے مورد ہوئے۔"

پس ہر احمدی جو اپنے لئے آمد پیدا کر رہا ہے۔ جائزہ لے۔ کہ آیا اس نے تحریک جدید کے دور اول کے تیرھویں سال یا دفتر دوم کے سال سوم میں وعدہ کر لیا۔ اور اسے منظوری کی رسید مل گئی۔ اگر نہیں۔ تو فوراً بغیر توقف کے اپنا وعدہ بھجوا دے۔ مگر یاد رہے۔ کہ ہر دو دفاتر والوں کے وعدے نمایاں اور غیر معمولی اضافہ سے ہوں۔ کیونکہ تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت اس کی مقتضی ہے۔

(۳) "ہر شخص سمجھ لے۔ کہ میں ہی دین کا ستون ہوں۔ اور دین کی چھت میرے سہارے پر کھڑی ہے۔ اگر یہ چھت میری کسی کمزوری کی وجہ سے گر گئی۔ تو میں خود بھی اس کے نیچے آ کر پس جاؤں گا۔ پس جماعت کا ہر شخص اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے عہد کر لے۔ کہ وہ کسی زید۔ بکر یا عمر کو نہ دیکھے گا۔ کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ بلکہ وہ اپنی زندگی کو صحابہؓ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے گا۔"

ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے جہاد میں اب تک شامل نہیں ہوا۔ وہ نئے دور کی پانچہزاری فوج کے سال سوم میں کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دے کر شامل ہو۔

(۴) کیا آپ کے دل میں یہ درد پیدا نہیں ہوتا۔ کہ کاش ہمیں بھی ایسی قربانیوں کا موقعہ ملے۔ تا آنے والی نسلیں تمہارے نمونہ کو دیکھ کر تم پر درود بھیجیں۔ اور آسمان پر فرشتے تمہاری قربانی اور ایثار کی تعریف کریں۔"

(۵) "یاد رکھو۔ جماعت پر وہ دن بہت جلد آنے والا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اسلام کی خدمت کرنے والے صحابہؓ یا بعد میں ہمارے زمانہ والے تمام احمدیوں کے حالات کتابوں میں محفوظ کئے جائیں گے۔ اور ہر طبقہ کے احمدیوں کے حالات لکھے جائیں گے۔"

(۶) "وہ ایک احمدی مزدور کے حالات بھی لکھینگے۔ وہ ایک احمدی لوہار کے حالات بھی قلمبند کرینگے۔ وہ ایک احمدی ترکھان کے حالات بھی محفوظ کرینگے۔ ان سب کے نام یقیناً قیامت تک محفوظ رہیں گے۔"

(۷) "جب ان کی نسل ختم ہو چکی ہوگی جب ان کا نسب نامہ ختم ہو چکا ہوگا۔ جب ان کی اولادوں میں سے ان کا نام لیوا بھی کوئی باقی نہ ہوگا۔ اس وقت ان کے کتابوں میں لکھے ہوئے حالات پڑھیں گے۔ ان کے ناموں کو بہت عزت اور فخر کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ اور ٹھیک اسی طرح یاد کیا جائے گا۔ جس طرح ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ناموں کو عزت اور فخر کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ تمہاری آنے والی نسلیں جب تمہاری قربانیوں کے حالات پڑھیں گی۔ تو ادب و احترام کے ساتھ ان کے سر جھک جایا کریں گے۔"

(۸) "پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تمہارے لئے دین کے رستے میں قربانیاں کرنے کا یہی موقعہ ہے۔ تم دین کی خدمات میں بیش از پیش ترقی کرو۔ جو اگلے جہان میں بھی تمہارے کام آئیں گی۔ اور اس جہان میں بھی تمہارا نام ابدالآباد تک زندہ رکھنے کا موجب ہونگی۔ زبان میری ہے۔ مگر بلاوا خدا تعالیٰ کا ہے۔ مبارک ہے وہ جو اسے خدا تعالیٰ کا بلاوا سمجھ کر ہمت کر کے آگے بڑھتا اور قربانی کرتا ہے۔"

(۹) "پس ابھی ایک حصہ ایسا ہے۔ جس کے وعدے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کے ابھی تک مرکز میں نہیں پہنچے۔" اس لئے وہ تمام جماعتیں جنہوں نے اپنی لسٹیں مکمل کر کے نہیں بھجوائیں انہیں چاہیئے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنی فہرستیں مکمل کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ اسی طرح جن افراد نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے وعدہ کی فہرستیں مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تا خدا تعالیٰ کے حضور وہ سابقون میں شامل ہوں پیچھے رہنے والوں میں شامل نہ ہوں۔"

(۱۰) "یاد رکھو۔ جو لوگ آخری تاریخ کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ وہ بعض دفعہ اپنی غفلت کی وجہ سے آخری تاریخ کو بھی وعدہ نہیں کر سکتے۔ ان کا وعدہ ہمارے پاس ایسے وقت پہنچتا ہے۔ جبکہ اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ دس فروری آخری تاریخ ہے۔ اس تاریخ کو اپنا وعدہ لکھا دو گے۔ اس لئے کہ اگر تم نے ۱۰ فروری کو اپنا وعدہ لکھایا۔ تو تم وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی ہوگے۔ اور یہ کوئی خوشی کی بات نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جنت میں جانے والا آخری شخص وہ ہوگا۔ جو دوزخ میں سے سب سے آخر میں نکلے گا۔ پس اگر تم بھی وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی بنتے ہو۔ تو یہ تمہارے لئے کوئی خوشی کا مقام نہیں ہو سکتا۔ تمہیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے ہو۔ اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہیں آ سکے۔ تو کوشش کرو۔ کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آ جائے۔ اگر تم درمیان میں بھی شامل نہیں ہو سکے۔ تو اس کے بعد جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو۔ اور کم سے کم یہ کوشش کرو۔ کہ تم آخری آدمی مت بنو۔"

> خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
> اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

خاکسار

برکت علیخان وکیل المال تحریک جدید

(۴ فروری ۱۹۴۷ء)

۷ فروری کے [illegible] • حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ خطبہ [illegible] جو ۱۴ جنوری [illegible] • الفضل [illegible] وعدوں سے متعلق [illegible]

کونسی جماعت منہاج نبوت پر قائم ہے

سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے دنیا جس قسم کے حالات سے دوچار تھی۔ وہ تعمیر اور آبادی کی بجائے دنیا کو تخریب اور بربادی کے زیادہ قریب کر رہے تھے۔ اور وہ انتہائی خطرات میں گھری ہوئی تھی۔ حضور علیہ السلام کا پاک دل ان حالات سے بے حد متاثر تھا۔ اور آپ کی زبردست تمنا تھی۔ کہ دنیا تباہ و بربادی کے اس دوزخ سے بچ جائے۔ لیکن آپ یہ بھی جانتے تھے۔ کہ از خود ان حالات کے مقابلہ کی جرأت کرنا خود فریبی اور خودستائی سے زیادہ کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ کیونکہ اس ضلالت و گمراہی سے دنیا کو بچائے جانا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ اس لئے عام انسانوں کی طرح دنیاوی سامانوں سے کام لینے کی بجائے آپ نے اس علیم و قدیر ہستی کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جس کی طاقتیں لامحدود ہیں۔ اور اس کے ارادہ کے بغیر ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا۔ آپ نے اس کے دربار میں اپنی کمزوری اور بے لبسی کو پیش کر کے اس سے رحم و کرم کی درخواست کی۔ غارِ حرا کی مشہور تنہائیاں۔ ان تنہائیوں کی خاص دعائیں۔ پچھلی رات کے طویل سجدے اور ان سجدوں میں کی گئی آہ و زاریاں ایک لمبے عرصہ کے بعد اپنا پھل لائیں۔ دنیا کی ہدایت کا عظیم الشان کام آپ کے سپرد ہوا۔ اور اقرء باسم ربک الذی خلق کے پر جلال کلام کے ساتھ الٰہی امداد اور قدسی اعانت کا آپ کو یقین دلایا گیا۔ امداد و اعانت کے اس یقین کے باوجود انسانی کمزوری کو دیکھتے ہوئے آپ نے ڈرتے ڈرتے کام شروع کیا۔ طریق کار وہی معروف و متعارف تھا۔ جس کو انسانیت کے ہر سچے خادم نے اختیار کیا۔ وعظ و نصیحت۔ تعلیم و تلقین۔ حسن سلوک اور خلقِ عظیم پر ثبات۔ دوست و دشمن کی یکساں خیر خواہی۔ پر خلوص نمونہ تدبر پر مبنی مسلسل جدوجہد۔ پیہم سعی و عمل نہ ستائش تعریف کی تمنا اور کسی فوق العادت امداد کا مطالبہ۔ غرض ایسے ہی قدسی سامانوں کے ساتھ آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے آپ اپنے مددگار تلاش کرنے لگے۔ خداوند تعالےٰ کی تائید و نصرت آپ کے ساتھ تھی۔ اور آپ کو ایسے مددگار ملے۔ جن کا اخلاص بے نظیر تھا۔ لیکن ہر مددگار جہاں اپنے ساتھ امید کی ایک کرن لاتا۔ وہاں مصائب و تکالیف کی نئی نئی تاریکیاں بھی اس کے ساتھ ہجوم کئے ہوئے ہوتیں۔ مخالفت کے طوفان اٹھ رہے تھے۔ ظلمات کی گھٹائیں جھکی چلی آرہی تھیں۔ لیکن مخالفت کی تیز و تند لہریں نجات عالم کی اس کشتی کو ذرہ بھر نقصان نہ پہنچا سکیں۔ کشتی اپنے پروگرام کے مطابق چلی جارہی تھی۔ اور آخر وہ دن بھی آپہنچا۔ جبکہ کشتیٔ اسلام خونخوار لہروں کی زد سے محفوظ تھی۔ اب کشتی کے محافظ روشنی میں تھے۔ اور منزل مقصود بالکل قریب نظر آرہی تھی۔ دیکھنے والے بھی کشتی کی عظمت و وسعت اور اس کی مضبوطی کو محسوس کرنے لگے۔ اور اس پر سوار ہو جانے کے سوا انہیں کوئی چارہ کار نظر نہ آیا۔ عظیم المرتبت جرنیل اور اس کے جاں نثار سپاہی اپنی کامیابی پر خوش تھے۔ لیکن اس خوشی میں تکبر کا شائبہ تک نہ تھا۔ اور وہ پہلے کی طرح پورے عجز و انکسار کے ساتھ اسی کی عظمت و جلال کے گیت گاتے ہوئے کہہ رہے تھے۔ الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن الآیہ۔

یعنی تمام خوبیوں کی مالک وہی محبوب ذات ہے۔ جس نے دشمن کے مقابلہ میں اپنے کمزور بندوں کو فتح عظیم عطا فرمائی۔ اور ہمارے حزن و ملال کو دور کر دیا۔ اس عجیب و غریب اور حسین نظارہ نے دنیا کی نظروں کو خیرہ کر دیا۔ ایک عرصہ تک حیرت و استعجاب اس پر مستولی رہا۔ کسی حد تک اس حسین نظارہ سے اس کی آنکھوں نے تازگی اور طراوت بھی حاصل کی۔ لیکن پرانی فطرت زائل نہ ہوئی۔ اور پھر وہ اس حسن کو بھولنے لگی۔ اب پھر وہ خطرناک غفلت میں تھی۔ جو لوگ اس کشتی کے محافظ بنے ہوئے تھے۔ ان کی بری حالت تو دیکھی بھی نہیں جا سکتی تھی۔ اور وہ دوسری دنیا سے بھی بدتر حالات میں تھے۔ اس قابلِ رحم حالت نے پھر ایک روح کو تڑپا دیا۔ اور اس نے اپنے آقا کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے نہایت عجز و انکساری سے رو رو کر اسی کے دروازہ کو کھٹکھٹایا۔ جس سے آقا نے امداد کی درخواست کی تھی۔ اور بار بار فریاد کی کہ ؎

ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اب میرے مولیٰ اس طرف دریا کی دھار

آخر خداوند تعالےٰ کی وسیع رحمت نے اسلام کی عظمت اور اسکی اشاعت کو مکمل کرنے کے لئے آپ کو مسیح موعود اور مہدی معہود کے منصب رفیع پر سرفراز فرمایا۔ یعنی وہی کام جو آقا نے کیا تھا۔ اب غلام کے سپرد ہوا۔ اس لئے نہیں کہ غلام آقا کا منصب سنبھال لے۔ بلکہ اس لئے کہ دنیا جہاں غلام کے کام کو دیکھ کر آقا کی عظمت کا اعتراف کرے۔ وہاں اسے یہ بھی معلوم ہو جائے۔ کہ غلامی کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔ غلامی صرف زبانی دعووں کا نام نہیں۔ حقیقی غلام اور سچا خادم وہی ہے۔ جو اپنے آقا کی سچی پیروی کرتے ہوئے اس کے مقاصد کی تکمیل اور اسکی زندگی کے نصب العین کی اشاعت میں اپنا سب کچھ قربان کر دے۔ غرض آپ نے بالکل انہی حالات انہی سامانوں کے ساتھ کشتیٔ اسلام کو مصائب و شدائد کے بھنور سے نکال لینے کا اعلان کیا۔ جن حالات اور جن سامانوں کے ساتھ اس کے مقتدا ہادیٔ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کشتی کو کنارے لگانے کا عزم بالجزم کیا تھا۔ وہی وعظ و نصیحت وہی تعلیم و تلقین حسن سلوک اور خلقِ عظیم پر ثبات کا وہی دلربا نمونہ مسلسل جدوجہد پیہم سعی و عمل کا نہ ختم ہونے والا وہی بے مثل جذبہ اور آپ ہی کی طرح ایسے مددگاروں کی تلاش جو آغوشِ نبوت میں پرورش پا کر اخلاص و قربانی کے حسین رنگ میں رنگین ہو جائیں۔ غرض اس طرح چن چن کر تلاش کر کر کے آپ نے مخلصین کی ایک جماعت تیار کی۔ اور محض اللہ کے بھروسہ پر اس کام کو مکمل کرنے کا بیڑا اٹھا لیا۔ جو مادی دنیا کی نظروں میں ایک بے کار مشغلہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ مشکلات لامحدود ہیں۔ مصائب کی تاریکیاں بے پایاں ہیں۔ کچھ حاسد نگاہیں کشتیٔ احمدیت کو خوفناک طوفان کے بھنور میں دیکھ کر نیم وا نظروں سے اپنی خوشی کا اظہار بھی کر رہی ہیں۔ لیکن ان مشکلات کی وجہ سے جدوجہد میں کسی قسم کی کمی نہیں آئی۔ ہر دن اس جدوجہد کی تیزی اور تسلسل کو بڑھانے کا باعث بن رہا ہے۔ سورج کا ہر طلوع اپنے ساتھ نئی خوشخبری اور کامیابی کی نئی نوید لاتا ہے۔ اول و آخر کی زبردست مشابہت پہلی اور پچھلی مخالفت کی ہم آہنگی مصائب و مشکلات کی ہم رنگی اور اس پر نہ ٹوٹنے والا جدوجہد اور سعی و عمل کا تسلسل ایسے آثار ہیں۔ جو کرن امید کے روشن سے روشن تر ہوتے چلے جانے کے لئے زبردست ضمانت ہیں۔ اور حقیقت بین نگاہیں اس کرن کی روشنی کو صاف دیکھ رہی ہیں۔ لیکن اب ذرا قارئین کرام تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں مخالفت کی آندھیاں اٹھیں۔ لیکن آج ان کا نام و نشان بھی کہیں نظر نہیں آتا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں بھی مخالف تحریکوں نے سر نکالا۔ اور بعض محض نادانی سے اور بعض حسد کی آگ میں اندھے ہو کر آپ کے مقابلہ میں خدمت اسلام کے بڑے بڑے دعووں کے ساتھ میدان میں آگئے۔ لیکن آپ نے سب کے جواب میں یہی فرمایا۔ کہ مخالفین اپنا کام کرتے جائیں۔ اور میں اپنا کام کر رہا ہوں۔ نتائج بتائیں گے۔ کہ کس کے کام میں خدائی ہاتھ تھا۔ اور کس نے دھوکا بازی اور خود فریبی سے کام لیا۔ اگر میں نے نفس پرستی اور خود غرضی سے کام لیا ہے۔ تو تمہاری مخالفت کے بغیر بھی وہ مجھے تباہ و برباد کر دے گا۔ کیونکہ میں نے تمام مخالفین کو گواہ ٹھہراتے ہوئے بار بار اعلان کیا ہے کہ ؎

کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار

لیکن اگر میں سچا ہوں۔ اور میری مخالفت میں تم دین اور دیانت دونوں کو چھوڑ بیٹھے ہو۔ تو پھر تم اپنے مقاصد میں خائب و خاسر رہو گے۔ اور خود تم زبانوں سے ناکامی کا اعتراف کرو گے۔ یہ وہ بات ہے کہ اس ناکامی اور نامرادی کی ذمہ داری لینے کی بجائے یہ کہہ کر اپنی جان چھوڑنے کی کوشش کرو کہ ہم کیا کریں مسلمان ہمارا ساتھ نہیں دیتے "کام کرنے والے تو موجود ہیں۔ مگر کام لینے والا کوئی نہیں" غرض چونکہ اس قسم کے مخالفین کی مخالفت کا رنگ ڈھنگ بالکل وہی تھا جو گذشتہ زمانے کے مخالفین حق کا رہا ہے۔ اس لئے ان کا انجام بھی وہی ہوا۔ جو پہلے مخالفین کا ہوا تھا۔ اور جہاں انہوں نے اپنی ناکامی کا اعتراف کیا۔ وہاں حق کی کامیابی کے اقرار کرنے پر بھی وہ مجبور ہو گئے۔ اور دبی زبان سے انہیں تسلیم کرنا پڑا کہ "علماء چاہتے ہیں کہ صرف مناظروں سے کام نکل جائے۔ مگر ان کا حریف اتنی دور نکل گیا ہے کہ تعاقب کے لئے بھی ہمت چاہیئے" یہ اس تحریک کے مؤید و معاون کا اعتراف ہے۔ جو کئی سال پہلے احمدیت کی مخالفت کے بڑے بڑے دعووں کے ساتھ قائم ہوئی تھی۔ لیکن ان دعووں کا جو حشر ہوا۔ وہ بھی مؤید و معاون کی زبان سے سن لیجئے۔ "اس لاہور میں مرکز تنظیم اہلسنت کئی سال سے قائم ہے۔ اس کے مختلف بانیوں کا دل اگر چیر کر دیکھا جائے تو ان میں اسلامی حرارت اور اسلامی خدمت کا بے پایاں طوفان اٹھتا نظر آئے گا۔ مگر جب ان کی نظر مسلمانوں کے جمود پر پڑتی ہے۔ اور یہ خیال آتا ہے کہ قوم خودکشی سے باز نہیں آتی تو دل مسوس کر رہ جاتے ہیں.... مرکز نے ایک لاکھ روپے کی تحریک کی جو سیاست کے طوفان میں صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ کام کرنے والے موجود ہیں مگر کام لینے والا کوئی نہیں" مگر سستی کامیابی کے یہ متمنی یہ جانتے کے باوجود کہ دنیا اسلامی حرارت کے خالی دعووں اور منشاحرت کی کتابوں کی بجائے عملی کارگذاریوں کو دیکھتی ہے۔ اگر غلط فہمی میں مبتلا رہنا چاہیں تو انہیں کون سمجھائے "مرکز تنظیم" کی کارگذاریاں کیا ہیں۔ ان کا اگر نمونہ دیکھنا ہو تو "مرکز" کی ان رپورٹوں کا مطالعہ کیا جائے جو اس کی طرف سے زمزم اور تحریک کے دوسرے حامی اخباروں میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہتی ہیں۔ سب و لہجہ کے اعتبار سے یہ رپورٹیں تنظیم کی اخلاقی موت کا پیغام ہیں۔ استہزا اور تمسخر کے مواد کے سوا آپ کو ان رپورٹوں میں کچھ نظر نہیں آئے گا۔ اور آپ دیکھیں گے کہ بہتان اور بدظنی نفرت و حقارت کے بیج مرکز تنظیم اہلسنت کی کارگذاریوں کی جان ہیں۔ غرض یہ وہ تبلیغ ہدایت ہے جس کی بنا پر خداوندان مرکز چاہتے ہیں۔ کہ "ہر سیاسی خیال کا اہلسنت ایک مرکز پر جمع ہو جائے۔ اور پھر ان کی مرکزی طاقت یورپ اور ایشیاء کو اسلام کا پیغام سنائے" لیکن وہ یہ سوچنے کی تکلیف کبھی گوارا نہیں کرتے کہ جس اسلام کا پیغام وہ یورپ اور ایشیا کو سنانا چاہتے ہیں۔ اس کے بانی کی تبلیغ و ہدایت کا رنگ کیا تھا۔ کیا آپ نے کبھی تمسخر واستہزاء سے کام لیا۔ اور دوسروں کے متعلق نفرت و حقارت کے جراثیم پھیلانے میں کسی قسم کا حصہ لیا۔ بہتان و بدظنی کی راہیں کبھی اختیار کیں۔ جب آپ کی ذات والا صفات ان تمام عیوب سے منزہ اور پاک تھی۔ تو پھر آپ کے ساتھ وابستگی کا دعوےٰ کر کے وہ تنظیم کیسے کامیاب و کامران ہو سکتی ہے۔ جس کا سرمایہ فخر ہی اسی قسم کی ناواجب حرکات ہیں۔ اس قسم کا طریق کار کامیابی کا نہیں بلکہ ناکامی اور نامرادی کا ہے۔ یہ ناکامی لاکھوں روپیہ برباد کرنے کے بعد نصیب ہو۔ یا اس سے پہلے بہرحال یہ مقدر ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

ملک سیف الرحمن واقف زندگی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اگست ۱۹۴۶ء میں بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے دوستوں نے ماہ اگست میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ اللھم زد فزد

نمبر بیعت	نام	ضلع	نمبر بیعت	نام	ضلع	نمبر بیعت	نام	ضلع
			۱۷۱۱	محمد اسحٰق	گورداسپور	۱۷۳۲	میر عالم	ریاسی
۱۶۸۷	عبداللطیف	گوجرانوالہ	۱۷۱۲	محمد اسمٰعیل	″	۱۷۳۳	محمد احسن اللہ خاں	کریم نگر
۱۶۸۸	غلام فاطمہ	″	۱۷۱۳	منشی فضل الدین	ڈھوکا (بنگال)	۱۷۳۴	علم الدین	ڈوڈہ (بہار)
۱۶۸۹	محمد طالب	″	۱۷۱۴	صوبیدار فضل احمد	کپورتھلہ	۱۷۳۵	ہانسس چاند	ٹپرا (بنگال)
۱۶۹۰	رشیدہ بیگم	″	۱۷۱۵	محمد اسمٰعیل	سیالکوٹ	۱۷۳۶	عائشہ بی بی	جہلم
۱۶۹۱	عنایت بیگم		۱۷۱۶	بشیر احمد	شیخوپورہ	۱۷۳۷	محمدی بیگم	″
۱۶۹۲	زبیدہ بیگم		۱۷۱۷	بدرالدین	گورداسپور	۱۷۳۸	عبدالغفار	لائلپور
۱۶۹۳	محمد عالم		۱۷۱۸	غلام محمد	″	۱۷۳۹	مختار احمد	″
۱۶۹۴	رشیدہ بیگم	سیالکوٹ	۱۷۱۹	الطاف حسین	سرگودھا	۱۷۴۰	غلام محمد	″
۱۶۹۵	حکیم مولا بخش	جہلم	۱۷۲۰	چوہدری چراغ دین	لاہور	۱۷۴۱	امۃ الحفیظ	″
۱۶۹۶	فضل احمد خاں	گورداسپور	۱۷۲۱	″ سردار احمد	سیالکوٹ	۱۷۴۲	بچہ	″
۱۶۹۷	خادم حسین	راولپنڈی	۱۷۲۲	جبتاں	سرگودھا	۱۷۴۳	بچہ	″
۱۶۹۸	ذرینہ خاتون	-	۱۷۲۳	رحمت علی	گجرات	۱۷۴۴	اللہ دتہ	سرگودھا
۱۶۹۹	رکیہ خاتون	″	۱۷۲۴	سوہاگ بھری	″	۱۷۴۵	بھروائی	″
۱۷۰۰	″	″	۱۷۲۵	رفیق احمد	گورداسپور	۱۷۴۶	عبدالغفور	″
۱۷۰۱	رحمت اللہ نقیر	جلپائیگوڑی (بنگال)	۱۷۲۶	عبدالرحمٰن	ہوشیارپور	۱۷۴۷	حیاتاں	″
۱۷۰۲	عدیل الدین نشاتش	″	۱۷۲۷	محمد رمضان ڈار	اننت ناگ (کشمیر)	۱۷۴۸	حسی	″
۱۷۰۳	دلیل الدین نشاتش	″	۱۷۲۸	برکت علی	گوجرانوالہ	۱۷۴۹	پاپاں	″
۱۷۰۴	امام الدین نشاتش	″	۱۷۲۹	خدیجہ	بنوں (سرحد)			
۱۷۰۵	محمد حسین ساجد	گورداسپور	۱۷۳۰	جنت بی بی	گورداسپور	۱۷۵۰	صادق علی	گورداسپور
۱۷۰۶	زہرہ بیگم مع	″	۱۷۳۱	محمد عبداللہ	ریاسی	۱۷۵۱	دولت بی بی	″
۱۷۰۷	چار بچگان							

ایجنٹ سنز دواخانہ معین ... قادیان

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱۷۵۲	محمد بشیر احمد	حیدرآباد دکن	۱۷۶۰	امانت حسین	دکن	۱۷۶۸	نذیراں بیگم	سیالکوٹ
۱۷۵۳	نوابدین [illegible]		۱۷۶۱	غلام احمد خان عرف گامن	گورداسپور	۱۷۶۹	تاجراں بیگم	"
۱۷۵۴	ابراہیم	گورداسپور	۱۷۶۲	بہادر خان	سیالکوٹ	۱۷۷۰	منشی ارشاد علی	لائلپور
۱۷۵۵	جنت بی بی		۱۷۶۳	بیگم بی بی	"	۱۷۷۱	علی محمد	ہوشیارپور
۱۷۵۶	محمد حاجی کریم		۱۷۶۴	سلیمان	"	۱۷۷۲	مہرالنساء	گورداسپور
۱۷۵۷	امۃ الرشید	ضلع گجرات	۱۷۶۵	یوسف خان	"	۱۷۷۳	منور سلطانہ	کیمبلپور
۱۷۵۸	شیخ محمد نومسلم	امرتسر	۱۷۶۶	عدالت خان	"	۱۷۷۴	محمد صدیق	گورداسپور
۱۷۵۹	عبدالکریم نومسلم	[illegible]	۱۷۶۷	امانت خان	"	۱۷۷۵	احمد دین	"

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱۷۷۶	رحمت بی بی [illegible]	ملتان	۱۷۸۲	حسن بی بی	ہوشیارپور	۱۷۸۸	قاضی عبدالحلیق (?)	جھنگ
۱۷۷۷	رفیع صدیقی	"	۱۷۸۳	نیاز بی بی	"	۱۷۸۹	محمد	گجرات
۱۷۷۸	علاں بی بی	سرگودھا	۱۷۸۴	سردار بیگم	"	۱۷۹۰	غلام جیلانی درانی	لاہور
۱۷۷۹	عبدالغنی	محبوب نگر	۱۷۸۵	غلام احمد	"	۱۷۹۱	سانگا خان (?)	گوجرانوالہ
۱۷۸۰	راج بی بی	ہوشیارپور	۱۷۸۶	مغل دین (?)	گورداسپور	۱۷۹۲	محمد شریف	لاہور
۱۷۸۱	احمد بی بی	"	۱۷۸۷	عبدالغنی [illegible]	جھنگ	۱۷۹۳	رحمت بیگم	رہتک

قادیان میں نہایت باموقع قابل فروخت جائیداد

ریلوے روڈ غلہ منڈی میں قطعات

میرے پاس ریلوے روڈ اور غلہ منڈی میں دوکانات کے لئے چند باموقعہ قطعات قابل فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب اس بارہ میں مجھ سے خط و کتابت کریں۔ یا ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل سے ملیں۔ خط آنے پر قطعات کا نقشہ بھجوایا جا سکتا ہے

(صاحبزادہ) مرزا شریف احمد قادیان

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اس نام کے ۵۵ صفحے کا انگریزی رسالہ انشاء اللہ عیسائیوں اور غیر احمدیوں میں تبلیغ کیلئے بہت ہی مفید ہوگا

نظام نو ۵۰ صفحے کا انگریزی رسالہ قیمت دونوں کی ایک روپیہ کے پانچ۔ **عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن**

آپ آج سے ہی نور منجن استعمال کرنا شروع کردیں

نور منجن

دانتوں کی صفائی۔ پائیوریا کے لئے بے نظیر ہے

مسوڑھوں کی حفاظت کرتا ہے

شیشی ۱۲ اونس ایک روپیہ

شیشی ایک اونس ۲ آنے

دواخانہ نورالدینؓ قادیان سے طلب کریں

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۹۸۵۹۰:- منکہ پیر عبدالرشید ولد پیر محمد حنیف صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال بیعت اکتوبر ۱۹۳۵ء ساکن ڈیرہ دون صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ جس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مکان پختہ ایک عدد ایک مکان پختہ دو دکان ہیں ہم تین بھائی تین ہمشیرگان حصہ دار ہیں۔ جس میں میرا حصہ ہے جو کہ اس دکان کی قیمت موجودہ دو ہزار روپیہ ہے۔ میں دو دکاندار رکھا ہے اور پختہ میں ۱/۴ حصہ ہے جس کی قیمت دو ہزار روپیہ ہے یعنی کل جائیداد جو میرے حصہ میں اس کی قیمت تین ہزار روپیہ بنتی ہے۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد بیس روپے ہے اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد پیر عبدالرشید موصی بقلم خود گواہ شد:- مرزا نذیر علی قادیان گواہ شد حافظ شفیق احمد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔

نمبر ۹۸۵۵:- منکہ صلاح الدین احمد ولد عصمت اللہ خاں قوم جٹ ہنبل پیشہ واقف زندگی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ہیوپلوپر چک ۱۲۷/ب راکھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۲/۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب حیات ہیں میرا صرف اسوقت گزارہ موجودہ آمدنی پر ہے جو کہ مجھے تحریک جدید کی طرف سے بصورت گزارہ ملتے ہیں جو مبلغ ۵/- روپے ہے میں وصیت کرتا ہوں کہ اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ جو میری جائداد یا آمدنی ہوگی اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو وقتاً فوقتاً دیتا رہوں گا نیز میری وفات کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: صلاح الدین احمد بی اے واقف زندگی بحروف انگریزی گواہ شد عبدالمالک بحروف انگریزی چک ۱۲۷/ب گواہ شد: محمد اسلم ساکن جیور ضلع سیالکوٹ

نمبر ۹۸۵۲:- منکہ شریف احمد ولد چوہدری نذیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندار عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کھنگوال ڈاکخانہ گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۲/۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں البتہ مجھے میرے والد کی طرف سے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد۔ شریف احمد موصی گواہ شد نذیر احمد والد موصی

گواہ شد: مختار احمد کھنگوال

نمبر ۹۸۵۳۰:- منکہ شریفاں بی بی زوجہ مولوی غلام رسول صاحب بدوملہی قوم راجپوت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں حق مہر بذمہ شوہر مولوی غلام رسول صاحب مبلغ ۵۰۰/- روپیہ زیور طلائی ۳ تولہ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:- نشان انگوٹھا شریفاں بی بی موصیہ گواہ شد، غلام رسول بدوملہی شوہر موصیہ گواہ شد: چراغ دین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نمبر ۹۸۵۴:- منکہ شناک بی بی زوجہ دل محمد صاحب جنجوعہ قوم بھٹی پیشہ زمیندار عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کالابن کوٹلی دسنگوٹ ڈاکخانہ راجوری ضلع ریاسی صوبہ جموں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

مہر بذمہ خاوند ۱۰۰/- لچھے دو ۳۰/-

بھیٹ چار شاخ ۳۰/- بالیاں چاندی ۱۰

کل ۱۷۰/- روپے ہیں اس جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میری وفات کے بعد جو بھی میری جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ: شناک بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد بشیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چارکوٹ گواہ شد دل محمد خاوند موصیہ

نمبر ۸۲۳۰:- منکہ حسرت النساء بی بی زوجہ اول سید حسام الدین احمد صاحب قوم سید عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوبپا ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زیورات نقرئی و طلائی قیمتی ۲۰۱ روپیہ مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہیں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد و پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامتہ: سیدہ حسرت النساء موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی موصی نمبر ۲۷۹۱ انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: سید حسام الدین احمد سیکرٹری وصایا جمشید پور

نمبر ۹۹۰۶:- منکہ نوردین ولد مہر دین صاحب قوم ارائیں پیشہ دستکاری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اسوقت نو مرلہ زمین واقعہ محلہ دارالسعۃ قادیان ہے۔ جس کی قیمت اسوقت اندازاً سات صد بیس روپے ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری ماہوار آمد قریباً ستر روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ العبد:- نوردین بقلم خود موصی گواہ شد محمد دین الور معلم نصرت گرلز ہائی سکول قادیان گواہ شد:- ضیاء الدین برادر موصی۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

پشاور ۳ فروری:۔ سرحد کے وزیر اطلاعات مسٹر مہر چند کھنہ نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ یخ بستہ علاقوں کے رہنے والے پناہ گزینوں کے لئے امدادی کیمپ کھولے گئے ہیں۔ جہاں تین ہزار اشخاص عارضی طور پر رہ سکیں گے صوبائی حکومت نے یہاں ہر قسم کی امکانی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے انتظام کر لیا ہے۔ ان سہولتوں میں خوراک دوسری ضروریات زندگی طبی امداد اور لڑکے لڑکیوں کے لئے تعلیمی انتظامات بھی ہوں گے۔ آپ نے مزید کہا کہ مجرموں کو پکڑا جا رہا ہے۔ تلاشیاں ہو رہی ہیں۔ اور مسروقہ املاک واپس لی جا رہی ہیں عمومی حالات اعتدال پر آ گئے ہیں۔ اور پناہ گزین واپس جا رہے ہیں۔

نئی دہلی ۳ فروری:۔ مرکزی اسمبلی کا بجٹ سیشن آج شروع ہو گیا۔ مسٹر جی۔ وی ماؤلنکر کرسی صدارت پر متمکن تھے۔ حکومت ہند کے ممبر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ نے ایک مسودہ قانون پیش کیا۔ جس میں ایک انڈین بورڈ کی تشکیل کا دستور اساسی درج ہے۔ یہ بورڈ ہندوستانی ربڑ کے مارکٹنگ کے متعلق تدابیر اختیار کرے گا اور ربڑ کی ریسرچ کو ترقی دے گا۔

لاہور ۳ فروری:۔ ڈاکٹر عمر حیات پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کو پنجاب پبلک سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اس گرفتاری کے خلاف لاہور ہائیکورٹ میں جو ہیبیس کارپس درخواست دائر کی گئی تھی۔ اس کی سماعت کے لئے چیف جسٹس سر عبد الرشید نے ایک فل بنچ مقرر کر دیا ہے۔ درخواست کی سماعت ۷ فروری جمعہ کے روز ہو گی۔

لاہور ۳ فروری:۔ حکومت پنجاب کے ماتحت ملازموں کی فیڈرل کمیٹی کے صدر نے ایک پریس کانفرنس میں بیان کیا۔ کہ ہماری ہڑتال کمیٹی نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اگر ۱۰ مارچ تک حکومت پنجاب نے ہمارے مطالبات منظور نہ کئے۔ تو ہم ہڑتال کر دیں گے۔ اس فیصلہ کے مطابق پنجاب گورنمنٹ کے ۷۰ ہزار ملازم ۱۰ مارچ کو کام چھوڑ دیں گے۔ فیڈریشن کا مطالبہ ہے۔ کہ تنخواہوں کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر ہو۔ اور جب تک یہ کمیشن اپنی سفارشات پیش نہ کرے۔ اس وقت تک تنخواہوں میں سو فیصدی کا اضافہ کر دیا جائے اس اضافہ کے مطابق پنجاب گورنمنٹ بجٹ میں صرف ۸۷ لاکھ سے لیکر ایک کروڑ روپے تک کا اضافہ ہو گا۔

رنگون ۳ فروری:۔ برما کی ایگزیکٹو کونسل کے وائس پریذیڈنٹ جنرل اونگ سان اور برمی وفد کے دو دوسرے ممبر لندن سے کل شام رنگون پہنچے۔ جنرل اونگ سان نے اہل برما سے اپیل کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ برطانیہ اور برما کے معاہدہ پر غور و خوض کرتے ہوئے اس بات کو پیش نظر رکھیں۔ کہ برمی وفد نے لندن میں جو کچھ کیا ہے۔ وہ برمیوں کے فائدہ کے خیال سے کیا ہے۔"

لندن ۳ فروری:۔ حکومت ہند کے فوڈ سیکرٹری مسٹر ہچیگز لندن پہنچ گئے ہیں آپ ترکی کی گندم ہندوستان بھیجنے کے سلسلے میں لندن آئے ہیں

لندن ۳ فروری:۔ فلسطین کانفرنس میں شرکت کے لئے مزید دو عرب نمائندے لندن پہنچ گئے ہیں۔ یہ دو عرب ڈیلی گیٹ یمن کی نمائندگی کریں گے۔

لاہور ۳ فروری:۔ حکومت پنجاب نے مسٹر آئی۔ ڈی۔ وت کو انفرمیشن کا ڈائریکٹر مقرر کیا ہے آپ اس سے پہلے اسی محکمہ میں اسسٹنٹ ڈائرکٹر تھے۔

کراچی ۳ فروری:۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے پنجاب کے صورت حالات کے متعلقہ ریزولیوشن کے علاوہ چار دیگر ریزولیوشن منظور کئے ہیں۔ پہلا ریزولیوشن بہار کے متعلق ہے۔ اور اس میں کہا گیا ہے۔ کہ بہار کے واقعات منظم تھے اور ان میں صیغہ اعلیٰ کانگرسی۔ لیڈروں اور سرکاری افسروں کا ہاتھ تھا دوسرا ریزولیشن حکومت آسام کی بے دخلی کی پالیسی کے متعلق تھا تیسرے ریزولیشن میں ضلع ہزارہ پر حملہ کرنے والے قبائلیوں پر حکومت ہند کے محکمہ امور خارجہ کی طرف سے عائد کردہ جرمانہ زیادہ قرار دیا گیا۔ چوتھے ریزولیشن میں ان مشکلات کا ذکر کیا گیا جو کانگرسی صوبوں میں مسلمانوں کو پیش ہیں۔

کراچی ۴ فروری:۔ اناج کے دو جہاز امریکہ سے کراچی پہنچ گئے ہیں۔ ایک میں ۹ ہزار ٹن گندم اور دوسرے میں ۹ ہزار ٹن مکئی باجرہ اور جو ہے۔

دہلی ۴ فروری:۔ حکومت ہند کے خوراک ممبر نے ایک بیان میں بتایا کہ بہت جلد صوبوں کے سپلائی افسروں کا ایک اجلاس دہلی میں بلایا جائے گا۔ جس میں تیل سرسوں کے کنٹرول کو زیر بحث لایا جائے گا۔

دہلی ۴ فروری:۔ ہندوستان میں گنے کی فصل کے متعلق سرکاری تخمینہ سے ظاہر ہے کہ یو۔ پی میں فصل کی خرابی کا اثر سارے ہندوستان پر پڑیگا دوسرے صوبوں میں فصل کی عام حالت خاصی اچھی ہے

دہلی ۴ فروری:۔ حکومت ہند نے ۴۸-۱۹۴۷ء کے مالی سال میں صوبہ سرحد کی مابعد جنگ کی ترقی و اصلاح کے لئے ایک کروڑ روپیہ دینے کی منظوری دی ہے۔

کراچی ۴ فروری:۔ سندھ کے وزیر مال نے ایک بیان میں بتایا کہ لوئر سندھ میں بند لگانے کے لئے حکومت ہند نے کافی لوہا وغیرہ مہیا کرنا منظور کر لیا ہے۔

کراچی ۴ فروری:۔ سندھ اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے پندرہ بل چھاپ دیئے گئے ہیں جو ۱۷ فروری کو پیش ہوں گے۔ ان بلوں میں مندرجہ ذیل امور کا فیصلہ کیا جائے گا (۱) سندھ میں ایک علیحدہ یونیورسٹی قائم کی جائے سینٹ میں ۷۰ فیصدی مسلم اور ۳۰ فیصدی ہندو ہوں گے (۲) حروں کو مقدمہ چلائے بغیر نظر بند رکھنے کی اجازت ہو تاکہ ان کی سرگرمیوں کو آسانی سے فرد کیا جا سکے۔ تاحال ان کے خطرات دور نہیں ہوئے (۳) صوبہ بھر میں کوڑھیوں کی آزادانہ آمد و رفت کو بند کر دیا جائے۔ اور ان کے لئے الگ رہائش گاہیں بنائی جائیں۔ اور ان کو لوگوں میں خلا ملا سے الگ رکھنے کے لئے ایک خاص پولیس رکھی جائے (۴) کراچی میں بھیک مانگنے والے تندرست فقیروں کے لئے ایسے مدارس قائم کئے جائیں جہاں انہیں مختلف کام سکھائے جائیں تاکہ گداگری کا موجودہ مذموم طریق ختم ہو

پٹنہ ۴ فروری:۔ کل صوبائی اسمبلی کا سیشن شروع ہو گیا۔ جس میں لیگ کا کوئی ممبر بھی شامل نہیں ہوا۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ مجھے سرکاری طور پر کوئی اطلاع نہیں ملی کہ مسلم لیگ کیوں اس میں شامل نہیں ہوئی۔

دہلی ۴ فروری:۔ کل مسٹر آصف علی جو امریکہ کی سفارت کے لئے روانہ ہو رہے ہیں کے اعزاز میں پارٹی دی گئی۔ اور ایڈریس پیش کیا گیا۔ آپ نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میرا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کو دنیا میں عزت کی جگہ پر کھڑا کیا جائے۔

بیت المقدس ۳ فروری:۔ حکومت فلسطین نے برطانوی اخبارات کے نامہ نگاروں کو حکم دیا ہے کہ وہ فلسطین سے فوراً نکل جائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس پر برطانوی اخبارات کے نامہ نگاروں نے احتجاج کیا۔ تو حکومت کی طرف سے کہا گیا کہ اگر وہ فلسطین میں رہنا چاہتے ہیں تو حکومت کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتی۔

کراچی ۳ فروری:۔ حکومت سندھ کے چیف سیکرٹری نے آج ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حروں کی سرگرمیوں کی وجہ سے صوبہ کی حالت ابھی تک اعتدال پر نہیں آئی اگر اس کو حل کرنا ہی مقصود ہے تو یہ تمام طبقوں کے اتحاد اور تعاون سے ہی حاصل ہو سکے گا۔

کلکتہ ۳ فروری:۔ بنگال اسمبلی کا اجلاس میزانیہ آج شروع ہو گیا۔ یہ اجلاس چوالیس دن جاری رہے گا۔ ایجنڈا میں بائیس بل پیش کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔

لاہور ۳ فروری:۔ آج کے مظاہرہ کی بابت حکومت نے اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ مسلم مستورات کا ایک جلوس سکرٹریٹ کے سامنے ایک گھنٹہ تک مظاہرہ کرتا رہا۔ اس وقت گورنر پنجاب اپنے دفتر میں موجود تھے۔ چنانچہ آخر کار مجبوراً پولیس نے گیارہ عورتوں کو اپنی حراست میں لے لیا۔ اس کے بعد یہ جلوس ریونیو منسٹر مسٹر فرز باش کی جائے قیام کی جانب روانہ ہو گیا۔ آج شام کو موچی دروازہ کے باہر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مسلم لیگ کے صدر شوکت علی نے تقریر کرتے ہوئے مسلم نیشنل گارڈ کے کارکنوں کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ فرقہ وارانہ صورت حالات کو بہتر بنانے میں ہمہ تن گیر مصروف ہو جائیں